جبل الطارق

از

(جناب آثم مظفر نگری)

(۱)

اے جوابِ طورِ سینا اے حریفِ آسماں
طارقِ اعظم کے عزمِ نوجواں کی داستاں

تیرا ہر نظارہ ہے آئینہ دارِ زندگی
رقص کرتی ہیں ترے دامن میں موجیں بحر کی

باعثِ صد افتخارِ عالمِ کونین ہے
تیرے قدموں میں گہر زا مجمع البحرین ہے

آ گیا ہے تیرے پہلو میں یوں جلوہ کناں
چرخِ نیلی فام پر جس طرح موجِ کہکشاں

یہ تلاطم خیزیاں ظلمات[۱] و بحرِ روم کی
ہیں جہادِ زندگی میں درسِ آموزِ خودی

نعرۂ تکبیر کی تقدیس کا حامل ہے تو
اک حجازی قافلے کا رہبرِ منزل ہے تو

آشنا ہے کاروانِ منزلِ توحید کا
وادیوں میں ہے تری گونجی ہوئی بانگِ درا

منتشر یہ ابر کے ٹکڑے ہیں دامن میں ترے
یا ہیں مشغولِ تفرّج کچھ حجازی قافلے

دیدۂ حق بیں میں ہے تو مخزنِ اسرارِ شوق
تیرے ہر پتھر کا سینہ ہے امانت دارِ شوق

(۲)

یاد آیا میکہ تو تھا حاملِ رازِ خودی
فاتحِ اسپین نے بخشی تھی تجھ کو زندگی

طارق و موسیٰ[۲] کے قدموں سے ہوا تو سرفراز
یاد تو ہوں گے تجھے وہ رسم و آئینِ حجاز

جن سے اہلِ غرب نے درسِ جہانبانی لیا
جن سے روشن مشرقی کاشانۂ حکمت ہوا

پھر دکھا دے تو مجھے وہ صبح و شامِ زندگی
وادیاں تھیں جب کہ تیری شادکامِ زندگی

دے مجھے ہر لمحہ پیغامِ حیاتِ جاوداں
پھر سنوں تیری بلندی سے میں آوازِ اذاں

گو بظاہر آج تیری انجمن خاموش ہے
تیرے ہر ذرّے میں لیکن انقلابی جوش ہے

لا مرے ویرانے میں شمعِ جمالستانِ طور
نوبہارِ زندگی ہے جس کے شعلوں کا ظہور

---

۱ بحرِ اوقیانوس ۲ موسیٰ بن نصیر، طارق انھیں کے غلام تھے۔